غزل

قبر پہ ملنے ملانے آیا
ایک مُردے کو جلانے آیا

تیری یادوں نے نہ پیچھا چھوڑا
گو کہ میں تجھ کو بھلانے آیا

میرے معبود مجھے لوٹا دے
دیکھ تو کون منانے آیا

میں جو سننے کو مچلتا تھا کبھی
آج وہ قصے سنانے آیا

ہاتھ کیوں رکھ دیا ہے کتبے پر
اب بھی نے نام مٹانے آیا

کیوں گیا دور یہیں پاس تُو آ
پھر مرے دِل کو دُکھانے آیا

اِک نظر مُڑ کہ تو دیکھا ہوتا
کب تجھے پیار نبھانے آیا